REVIEW OF RESEARCH
IMPACT FACTOR : 5.7631(UIF) UGC APPROVED JOURNAL NO. 48514 ISSN: 2249-894X
VOLUME - 7 | ISSUE - 12 | SEPTEMBER - 2018

مجاھد اردو۔ پنڈت آنند نرائن ملا

ڈاکٹر بسم اللہ خان
جی۔این۔اے کالج بارسی ٹاکلی،
اکولہ (مہاراشٹر)

ABSTRACT

پنڈت آنند نرائن ملاؔ بیسویں صدی کے ممتاز شاعر اور نثر نگار تھے۔ خاندانی نام ملاؔ کو تخلص کے طور پر اختیار کیا۔ ان کا خاندان کشمیری پنڈتوں کا خاندان تھا۔ وہ ۱۹۰۱ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ اردو، فارسی گھر پر سیکھی اور جدید تعلیم اسکول اور کالج میں مکمل کی۔ انگریزی میں ایم۔اے۔ کرنے کے بعد وکالت کا امتحان پاس کیا اور وکالت کا پیشہ اختیار کیا۔ ان کے والد بھی وکیل تھے۔ ملاؔ ہائی کورٹ سے جج کی حیثیت سے سبکدوش ہوئے۔

آنند نرائن ملاؔ کو شعر وادب سے فطری لگاؤ تھا۔ انگریزی ادب کے مطالعہ نے اس ذوق میں اور بھی جلا بخشی۔ غالبؔ اور اقبالؔ ان کے پسندیدہ شاعر تھے۔ ان شعراء کے منتخب کلام کا انہوں نے انگریزی میں ترجمہ کیا۔ انگریزی میں نظمیں بھی کہیں مگر جلد ہی اردو میں شعر کہنے لگے۔

ملاؔ اردو سے والہانہ محبت کرتے تھے۔ ایک موقع پر انہوں نے برجستہ کہا تھا "میں اپنا مذہب چھوڑ سکتا ہوں لیکن اردو نہیں"۔

ملاؔ کے اس جملہ سے ان کی اردو کے تئیں محبت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

وہ اعلیٰ اقدار کے پاسدار اور امین تھے۔ کلام میں بھی ایسے ہی جذبات کا اظہار نمایاں نظر آتا ہے۔ ان کے خیالات پاکیزہ اور بلند ہیں، انہیں ہندوستان سے ایسی محبت تھی جو وطن عزیز کو مطلوب ہے۔ ان کی قومی وطنی نظمیں اس کی شاہد ہیں۔

ملاؔ کی زبان سلیس اور سادہ و سہل ہے۔ فارسی الفاظ وتراکیب ہنرمندی سے استعمال کرتے تھے۔ انہوں نے غزلیں اور نظمیں دونوں کہیں ہیں۔ غزلوں میں عشق ومحبت کے معاملات ہیں ضرور لیکن پر وقار انداز میں۔ متانت اور سنجیدگی کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیا ہے۔

ملاؔ نے نظمیں بھی کہیں ہیں جن میں غزلوں سے زیادہ تازگی اور دلکشی ہے۔ انہوں نے مختلف موضوعات پر نظمیں کہیں ہیں۔ سیاسی اور معاشرتی مسائل بطور خاص ان کی نظموں کے موضوعات ہیں۔ ملاؔ کی پہلی نظم "پرستار حسن" ہے جو ۱۹۲۷ء میں لکھی گئی لیکن اس پہلی نظم کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ وہ شاعری کی رو میں حقیقت کے تصور کو مجروح نہیں ہونے دیتے اور یہی بنیادی خوبی ان کی تمام نظموں میں نمایاں نظر آتی ہے۔ اس کے علاوہ وطن پرست، سیاسی جدوجہد، قومی تحریک، آزادی کی خلش اور انسان دوستی

وغیرہ کا جذبہ بھی ان کی نظموں میں آشکار ہوتا ہے۔
ان کی طویل نظموں میں "تم مجھے بھول جاؤ گے"، "سماج کا شکار"، "دوشیزہ کا راز"، "ٹھنڈی کافی"، "آخری سلام" وغیرہ میں شعریت وحقیقت کا ایسا حسین امتزاج ہے کہ قاری نظم کے سحر میں کھوسا جاتا ہے۔
اسی طرح میری دنیا، لال قلعہ، جہاں میں ہوں، صبح آزادی، سروجنی نائیڈو وغیرہ ان کی ایسی منظومات ہیں جن میں سیاسی فکر اور نظریات کی چھاپ نظر آتی ہے۔ "جوئے شیر"، "کچھ ذرے کچھ تارے" اور "میری حدیث عمر گریزاں" ان کے شعری مجموعے ہیں۔ الغرض آنند نرائن ملاؔ کا شعری اثاثہ ہماری ہندوستانی تہذیب کی منہ بولتی تصویر ہے جو قدیم وجدید ادب کی عکاسی کرتا ہے۔

ملاؔ کی ایک نظم اور غزلوں کے متفرق اشعار ملاحظہ فرمائیں جس سے ہمارے درج بالا دعوؤں کی تصدیق ہوتی ہے۔

رنگِ تغزل :

وہ کون ہیں جنہیں توبہ کی مل گئی فرصت
ہمیں گناہ بھی کرنے کو زندگی کم ہے

نہ جانیں کتنی شمعیں گل ہوئیں، کتنے بجھے تارے — تب اک خورشید اتراتا ہوا بالائے بام آیا
اظہار درد دل کا تھا اک نام شاعری — یاران بے خبر نے اسے فن بنا دیا
نظر جس کی طرف کرکے نگاہیں پھیر لیتے ہو — قیامت تک پھر اس کل کی پریشانی نہیں جاتی

ہم نے بھی کی تھیں کوششیں، ہم نہ تمہیں بھلا سکے
کوئی کمی ہمیں میں تھی یاد تمہیں نہ آسکے

شمع اک موم کے پیکر کے سوا کچھ بھی نہ تھی — آگ جب تن میں لگائی ہے تو جاں آئی ہے

ملاؔ کی مشہور نظم "انسان" کو ان کی شخصی نظموں میں ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔ حق یہ ہے کہ انسان سے زیادہ نظم کا موضوع کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا۔ اس نظم میں شاعر نے رنگ ونسل، تسبیح وزنار اور فرقہ بندی کی قید سے آزاد ہو کر انسانیت کا درس دیا ہے۔ ان کی چھ بندوں کی یہ نظم انسانی وجود کے بنیادی اوصاف کا بہت موثر بیان ہے۔ اس کے صرف دو بند بطور نمونہ درج کیے جاتے ہیں۔

کون ہے میرے سوا مالک افلاک و زمیں
نور خدا ہے نہاں جس میں وہ ہے میری جبیں

قصۂ دہر میں لیکن مجھے معلوم نہیں
اہرمن ہوں کہ سلیماں ہوں کہ خاتم کا نگیں

طور ہوں جذبۂ موسیٰ ہوں کہ فرعون ہوں میں
لب خاموش بتادے یہ مجھے کون ہوں میں

نور جاں پیکر خاکی میں فروزاں کیوں ہے
مجھ میں پنہاں ہے تو پھر مجھ سے گریزاں کیوں ہے
جسم اور روح کا آپس میں یہ پیماں کیوں ہے
عقل سے شوق مرا دست و گریباں کیوں ہے

دوست کس کو کہوں ، کس کو کہوں دشمن اپنا
رہنما کون ہے اور کون ہے دشمن اپنا

غرض کہ ملاؔ کی وطنی اور قومی نظمیں اپنے موضوعات و مشمولات کے اعتبار سے وقیع اور قدر و قیمت کی حامل ہیں۔ان میں ایک ایسا فنکار سانس لیتا ہوا محسوس ہوتا ہے جس کو اپنے وطن کا ایک ایک ذرہ دیوتا ہے، جس کو اپنے دیار وطن کی سر برآوردہ سماجی، مذہبی اور سیاسی ہستیوں کی عظمتوں کا ادراک حاصل ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ وہ یہ بھی بخوبی جانتا ہے کہ اس کا وطن کرۂ ارض پر یکہ و تنہا نہیں ہے بلکہ ایک بین الاقوامی برادری کا فرد ہے۔لہٰذا وہ وطنیت کی سطح سے بلند ہو کر انسانیت کے مفاد کے بارے میں بھی غور و فکر کرتا ہے۔یہ ایک ایسا منفرد وصف ہے جو ان کو دیگر اردو شعراء کے درمیان بلند و بالا مقام کا حق دار بناتا ہے۔

حواشی :

۱۔ کتاب نما دہلی کا آنند نرائن ملاؔ خصوصی شمارہ۔مرتبہ صالحہ عابد حسین
۲۔ اردو کے نان مسلم شعراء اور ادیب۔از جگدیش مہتہ درد۔نئی دہلی
۳۔ انتخاب کلام آنند نرائن ملاؔ۔ناشر انجمن ترقی اردو ہند، دہلی
۴۔ پنڈت آنند نرائن ملا۔حیات اور شاعری۔ڈاکٹر عبدالرشید ظہیری، گورکھ پور